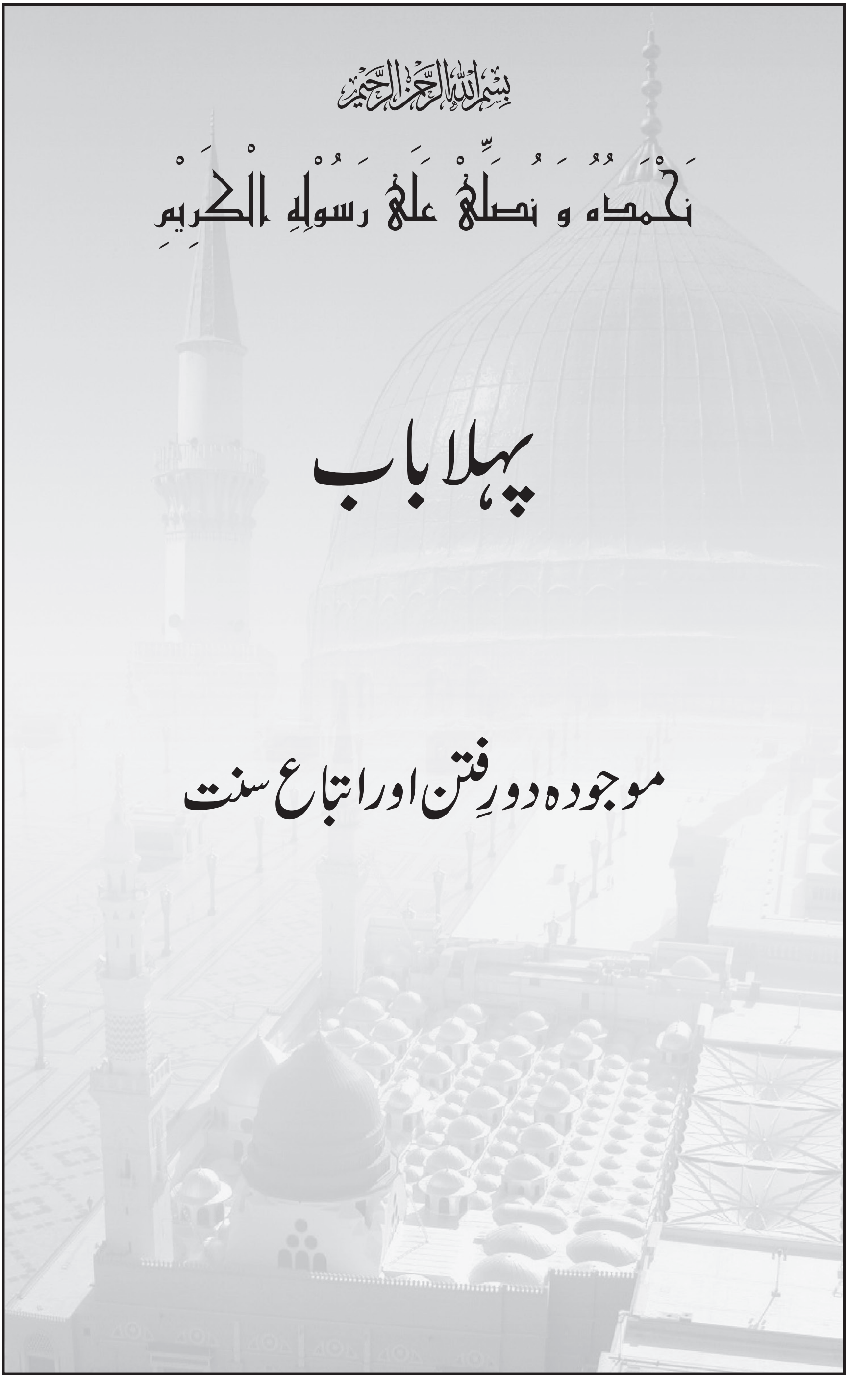

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نَحْمَدُہٗ وَ نُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْم

پہلا باب

موجودہ دورِ فتن اور اتباع سنت

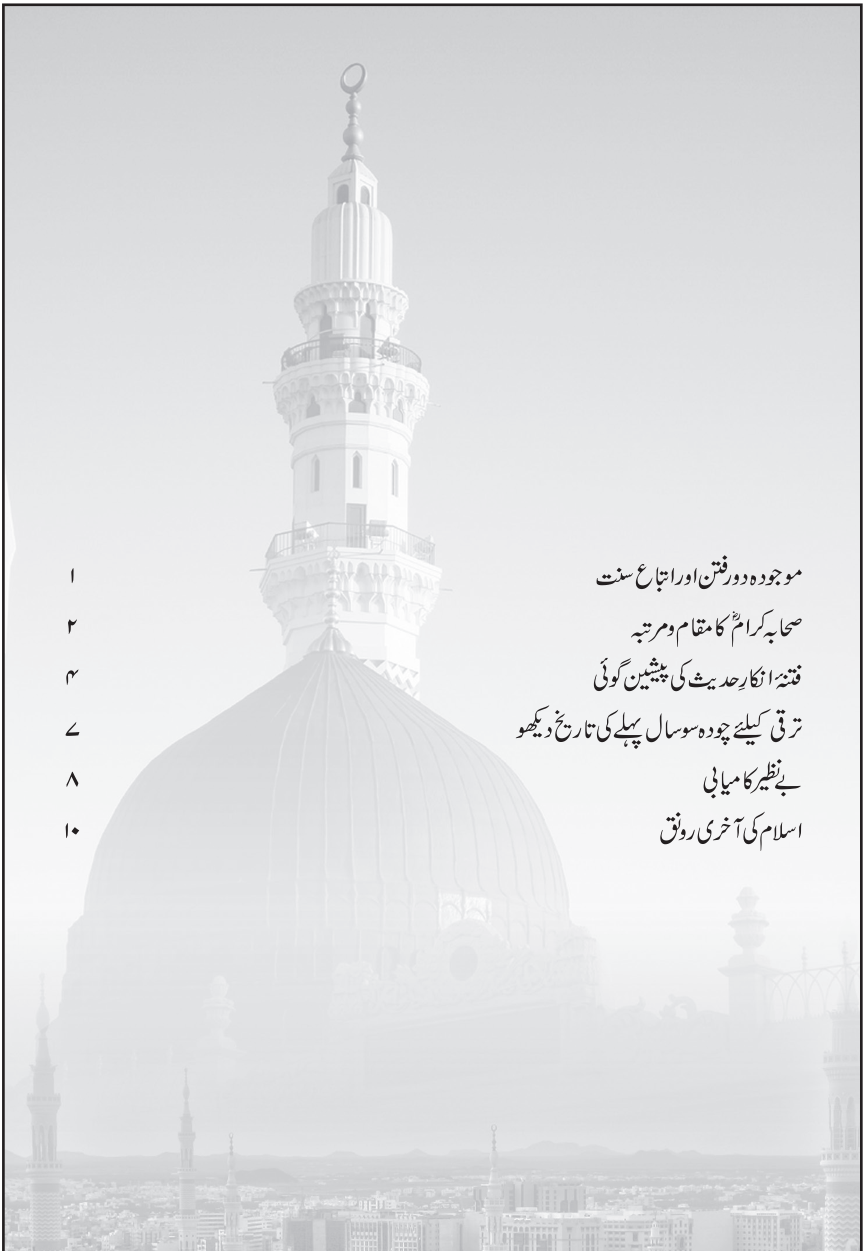

موجودہ دور فتن اور اتباع سنت ۱

صحابہ کرامؓ کا مقام و مرتبہ ۲

فتنۂ انکارِ حدیث کی پیشین گوئی ۴

ترقی کیلئے چودہ سو سال پہلے کی تاریخ دیکھو ۷

بے نظیر کامیابی ۸

اسلام کی آخری رونق ۱۰

موجودہ دور میں خصوصیت کے ساتھ نبی کریم ﷺ کی سنتوں کا اتباع اور طریقۂ زندگی کی اطاعت نہایت ضروری ہے۔اس دورِ فتن میں اگر کوئی کمالِ استقلال واستقامت کے ساتھ سنتوں کو لازم نہ پکڑے گا تو اس کے ایمان وعقیدے کو بھی خطرہ پیدا ہوسکتا ہے۔اور ترک سنت پر جو وبال آتا ہے، اس سے بھی دوچار ہونا پڑے گا۔آج زمانہ اتباعِ سنت کے شیدائی کا متلاشی ہے۔

ع یہ دور اپنے براہیم کی تلاش میں ہے ☆ صنم کدہ ہے جہاں لا الہ الا اللہ

افسوس مسلمان جن کے پاس کتاب اللہ اور نبی کریم ﷺ کا اسوۂ حسنہ ہے، جو دنیا کے لیے نورِ ہدایت تھے، جس گلی کوچہ سے گذرتے وہاں کے در و دیوار ایمان وعمل کی خوشبو سے معطر ہوجاتے، جن کا وجود انسانیت کے لئے رحمت تھا، خدا کی نصرت وحفاظت جن کے ہمرکاب تھی، آج ان کی زندگی نبی کریم ﷺ کے طریقۂ زندگی سے کوسوں دور ہے۔اسی کا نتیجہ ہے کہ ہر طرف ان کی مخالفت کے شعلے بھڑک رہے ہیں۔روئے زمین ان کے لئے تنگ ہو رہی ہے۔جن ممالک میں اُنہیں اقتدار وحکومت حاصل ہے، وہاں بھی دوسروں کے دست نگر بنے ہوئے ہیں۔مسلمانوں کی ایک بڑی جماعت، بالخصوص جدید تعلیم یافتہ جو مغربی تہذیب وتمدن میں غرق ہے، ان میں اپنی کم علمی کی بنا پر دین سے بیزاری پیدا ہوگئی

ہے۔

بلکہ ہر جگہ ایک جماعت ایسے افراد کی پیدا ہوگئی ہے جن میں اسلام سے عناد ہے۔ وہ اس کی بیخ کنی کے لئے کمر بستہ ہیں۔ جہاں کہیں اسلام کے نام پر کوئی دعوت یا تحریک اُٹھتی ہے، اس کو دبانے اور عوام سے اس کے اثرات و رسوخ کو زائل کرنے اور برگشتہ کرنے کی کوشش کرائی جاتی ہے۔ اور پوری ملت اسلامیہ اخلاقی تنزل، انارکی و انتشار کا شکار ہے، اور اس میں مختلف قسم کے رخنے پیدا ہو رہے ہیں اور پرورش پا رہے ہیں۔

ماضی قریب میں قادیانیت، پرویزیت اور انکار حدیث وغیرہ سینکڑوں فتنے پیدا ہوئے اور آئے دن پیدا ہوتے چلے جا رہے ہیں۔ اس کی سب سے بڑی وجہ یہ ہے کہ عام مسلمانوں کا اپنے پیغمبر ﷺ سے محبت و اتباع کا رشتہ کمزور و مضمحل ہو گیا ہے۔ اور انھوں نے صحابہؓ کرام و سلف صالحینؒ کے طریقۂ زندگی کو پسِ پشت ڈال دیا ہے۔

صحابہؓ کا مقام و مرتبہ

صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم جو درحقیقت حدیث و سنت کے زندہ صحیفے ہیں، جن کی عقل و رزانت، عدالت و دیانت اور تقویٰ پر ان کے کارنامے شاہد عدل ہیں، جو دین و شریعت کے اولین حاملین ہیں، جن کے طفیل دین و شریعت ہم تک پہنچا، آج اس مقدس جماعت پر طعن و تشنیع کرنے والے بھی اپنے آپ کو اسلام کا دعویدار کہتے ہیں۔ حالانکہ قرآن و حدیث میں ان کی عدالت و اخلاص پر بکثرت دلائل موجود ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡھُمۡ وَ رَضُوۡا عَنۡہُ [1]

(اللہ ان سے راضی ہو گیا۔ اور وہ اللہ سے راضی ہو گئے۔)

---

[1] سورۃ المائدۃ: ۱۱۹ / سورۃ التوبۃ: ۱۰۰ / سورۃ المجادلۃ: ۲۲ / سورۃ البینۃ: ۸

قرآن مجید نے ان سے اللہ کی رضامندی کا اعلان کر رکھا ہے۔مگر متجددینِ اسلام نے ان حضرات صحابۂ کرامؓ کے مناقب وفضائل سے آنکھیں بند کر کے ان حضرات کو قابل مذمت اور (معاذ اللہ) لائق جرح ونقد قرار دے رکھا ہے۔

نبی کریم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

أَصحَابِیْ کَالنُّجُومِ بِأَیِّهِمُ اقْتَدَیْتُمُ اهْتَدَیْتُمُ [۱]

(میرے صحابہ کرامؓ تاروں کی مانند ہیں۔ان میں جس کی پیروی کرو گے ہدایت پاؤ گے۔)

آپ ﷺ نے فرمایا:

أَللّٰهَ أَللّٰهَ فِيْ أَصْحَابِي لَا تَتَّخِذُوْهُمْ غَرَضاً مِّنْ بَعْدِيْ فَمَنْ أَحَبَّهُمْ فَبِحُبِّيْ أَحَبَّهُمْ وَمَنْ أَبْغَضَهُمْ فَبِبُغْضِيْ أَبْغَضَهُمْ [۲]

میرے صحابۂ کرام کے بارے میں اللہ سے ڈرو۔تم لوگ میرے بعد ان حضرات کو ہدفِ ملامت نہ بنانا۔پس جو اُن سے محبت کریگا،تو اس نے مجھ سے محبت کے سبب اُن سے محبت کی۔اور جو ان سے دشمنی رکھے گا،اس نے مجھ سے بغض کے سبب سے ان سے دشمنی کی۔

آپ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

خَیْرُ الْقُرُوْنِ قَرْنِي ثُمَّ الَّذِیْنَ یَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِیْنَ یَلُوْنَهُمْ [۳]

(سب سے بہترین میرا زمانہ ہے (یعنی دورِ صحابہ)، پھر ان لوگوں کا جو اُن سے قریب ہیں

---

[۱] یہ حدیث شریف چند صحابۂ کرامؓ سے مروی ہے۔عبد بن حمیدؒ نے اسے حضرت ابن عمرؓ سے، دار قطنیؒ نے حضرت جابرؓ سے، بزارؒ نے حضرت عمرؓ اور حضرت انسؓ سے روایت کیا ہے، جن کی سندیں اگرچہ ضعیف ہیں، لیکن معنی کے اعتبار سے یہ حدیث شریف صحیح ہیاوراس کی نظیر صحیح مسلم وغیرہ میں ہے۔

[۲] سنن الترمذی: ۳۷۹۷ / صحیح ابن حبان: ۷۲۵۶ / مسند احمد: ۲۰۵۷۸

[۳] متفق علیہ۔ بخاری: ۲۴۵۷، ۲۴۵۸، ۳۰۸۰، ۳۳۷۷ وغیرہ، مسلم: ۴۲۸، ۶۵۴، ۶۵۵، ۴۵۹۹ وغیرہ۔البتہ بخاری ومسلم کی روایات میں خیر القرون کے بجائے خیر الناس، خیر أمتي اور خیر کم کے الفاظ مروی ہیں۔

(یعنی تابعین)، پھر اُن لوگوں کا جو اُن سے قریب ہیں (یعنی تبع تابعین رحمہم اللہ)۔

امام ابوزرعہ رازیؒ جماعت صحابہؓ کی عدالت کے بارے میں تحریر فرماتے ہیں: ’جب تم کسی شخص کو دیکھو کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے صحابۂ کرامؓ میں سے کسی فرد کی تنقیص کر رہا ہے تو سمجھ لو کہ وہ زندیق ہے۔ اس لئے کہ رسول ﷺ برحق ہیں، قرآن برحق ہے، اور جو کچھ رسول ﷺ لائے ہیں وہ برحق ہے۔ ان سب کے ہمارے لئے صحابۂ کرامؓ ناقل ہیں۔ یہ زنادقہ ہمارے گواہوں کو مجروح کرنا چاہتے ہیں تا کہ کتاب وسنت کو باطل کر دیں۔ اس لئے یہ خود بہ درجۂ اولیٰ مجروح ہیں۔ [1]

فتنۂ انکارحدیث کی پیشین گوئی

آنے والے فتنوں میں سے فتنۂ انکارحدیث کے بارے میں رسول اللہ ﷺ نے پہلے ہی آگاہ فرمادیا تھا:

لَا اُلْفِيَنَّ أَحَدَكُمْ مُتَّكِئاً عَلٰى أَرِيْكَتِهِ يَـأْتِيـهِ الْأَمْـرُ مِنْ أَمْرِيْ مِمَّا أَمَرْتُ بِهِأَوْ نَهَيْـتُ عَـنْـهُ فَيَقُوْلُ لَا أَدْرِيْ مَاوَجَدْنَا فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ اتَّبَعْنَاهُ [2]

میں تم میں سے کسی شخص کو نہ پاؤں کہ اپنے گاؤ تکیہ پر ٹیک لگائے بیٹھا ہو، میرا حکم اس کو پہنچے جس کا میں نے حکم دیا ہے یا جس سے منع فرمایا ہے، پس وہ کہنے لگے کہ میں تو کچھ نہیں جانتا جو کچھ کتاب اللہ میں ہم پائیں گے اس کا اتباع کریں گے۔

اسی طرح ابوداؤد شریف کی ایک روایت میں ہے:

أَلَا اِنِّـى أُوْتِيْـتُ الْـقُرْاٰنَ وَمِثْلَهُ مَعَهُ أَلَا يُـوْشِكُ رَجُـلٌ شَبْـعَـانَ عَلٰى أَرِيْكَتِهِ

سنو! مجھے قرآن دیا گیا ہے اور اس کے ساتھ کچھ اور بھی۔ سنو! عنقریب ایسا زمانہ آئے گا

[1] کتاب الکفایۃ للخطیب البغدادی: ص۴۹ / فتح المغیث: ص ۳۷۵ / رسالہ درردروافض، حضرت سرہندیؒ

[2] سنن اَبی داوٗد: ۴۶۰۵ / سنن الترمذی: ۲۶۶۳

يَقُوْلُ عَلَيْكُمْ بِهٰذَا الْقُرْاٰنِ [1]

کہ ایک پیٹ بھرا آسودہ حال آدمی اپنے گاؤ تکیہ سے ٹیک لگائے کہے گا کہ تم لوگوں پر صرف قرآن کا اتباع واجب ہے۔ (یعنی حدیث کا انکار کرے گا۔)

اسی طرح آپ ﷺ نے فرمایا:

أَيَحْسَبُ أَحَدُكُمْ مُتَّكِئًا عَلٰى أَرِيْكَتِهِ قَدْ يَظُنُّ أَنَّ اللّٰهَ لَمْ يُحَرِّمْ شَيْئًا اِلَّامَا فِيْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ أَلَا وَ اِنِّي وَاللّٰهِ قَدْ وَعَظْتُ وَ أَمَرْتُ وَنَهَيْتُ عَنْ أَشْيَاءَ اِنَّهَا لَمِثْلُ الْقُرْاٰنِ أَوْأَكْثَرَ [2]

تم میں سے ایک شخص (آئندہ) اپنے گاؤ تکیہ پر ٹیک لگائے یہ گمان کرے گا کہ اللہ نے صرف انہیں چیزوں کو حرام کیا ہے جو قرآن میں ہیں، خبردار! اللہ کی قسم بیشک میں نے بھی بہت سی چیزوں کا حکم دیا اور نصیحت کی اور بہت سی چیزوں سے منع کیا ہے۔ اور یہ بھی قرآن جیسی ہیں یا اس سے زائد۔

آج انکار حدیث کا فتنہ پورے عالم میں بڑی تیزی سے پھیل رہا ہے۔ اور آپ ﷺ نے جو کچھ فرمایا تھا اُس کی صداقت سب کے سامنے ہے۔

آقائے دوجہاں سید الکونین ﷺ کی مبارک سنتوں ومبارک طریقوں سے ان متجددین اسلام کو بغض ونفرت ہے۔ اگر کوئی متبع سنت ان کی مجلس میں پہنچ جاتا ہے تو وہ ان کے لئے مذاق اور تمسخر کا ذریعہ بنتا ہے۔ حالاں کہ یہ لوگ خود آقا کی غلامی سے سرکشی کرکے آقائے نامدار ﷺ کے دشمنوں کی صف میں شامل ہوگئے ہیں۔

علامہ سید سلیمان ندویؒ مسلمانوں کی ذہنی وعملی تقلید وغلامی پر متنبہ کرتے ہوئے تحریر

---

[1] سنن أبي داود: ۴۶۰۴

[2] سنن أبي داود: ۳۰۵۰ ، السنن الكبرى للبيهقي: ۱۸۷۲۸

فرماتے ہیں:

'ہمارا ظاہر و باطن، اندر و باہر، صرف محکومیت اور تعبد کی تجلی گاہ بنا ہوا ہے۔ مبالغہ نہیں بلکہ واقعہ ہے کہ ہمارا بال بال یورپ کی غلامی کے سحر سے مسحور ہے۔ سروں کے بال اور مونچھ و ڈاڑھی کی تراش وخراش میں بھی ہماری آنکھیں اپنے مغربی آقاؤں کے چہرے کو تکتی رہتی ہیں۔ اب ہم کچھ نہیں دیکھتے بلکہ یورپ جو دکھاتا ہے وہی دیکھتے ہیں، جو کچھ وہ سوچتا ہے وہی سوچتے ہیں، وہی سمجھتے ہیں جو یورپ سمجھاتا ہے۔ جو وہ کھلاتا ہے وہی کھاتے ہیں، جو پلاتا ہے وہی پیتے ہیں۔ انتہا یہ ہے کہ ہم میں کتنے ہیں کہ استنجاء اور قضائے حاجت کی شکلوں میں بھی آج یورپ کی رہنمائی کا اپنے کو دست نگر بنائے ہوئے ہیں۔

آج امت میں سب سے بڑا فتنہ آزادی کا فتنہ ہے۔ آج امت کے بڑے بڑے طبقہ کا یہ حال ہے کہ ان کا سرکش نفس دین کی لگام اپنے منہ میں ڈالنے سے بدکتا ہے۔ وہ کفر والحاد کی ظلمتوں اور تاریکیوں میں ہاتھ پیر مارنے پر رضامند ہیں۔ مگر رسول پاک ﷺ جو صاف ستھری اور چمکدار ملت لے کر آئے ہیں، اس کی روشنی سے انہیں نفرت ہے۔

خانقاہوں کے مسند نشین عشاق خدا اور رسول ﷺ کے ہاتھوں میں ہاتھ دے کر عشق حقیقی کی شعلہ زن آتش سے اپنے قلوب کو گرمانے کے بجائے وہ شیطان کے قدم بہ قدم چل کر اپنے دلوں کو زنگ آلود کرنے کو تیار ہیں۔ جن قلوب کے بارے میں فرمانِ الٰہی ہے:

كَلَّا بَلْ رَانَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ؀ [۱]

اور وہ خود تراشیدہ فیصلوں پر راضی ہیں۔ اور اس کے علاوہ قرآن وسنت اور رسول پاک ﷺ کے فیصلوں پر عمل سے ان کو گریز ہے۔ بلکہ جب اُن کے سامنے ان کی طبیعت اور ان کے نفس کے خلاف اور ان کا سردار شیطان جن چیزوں کی طرف ان کو بلاتا ہے ان کے

---

[۱] سورۃ المطففین: ۱۴۔ ترجمہ: "ہرگز نہیں! بلکہ ان کے دلوں کے اوپر زنگ چڑھا دیا ہے ان اعمال نے جو انہوں نے کیئے۔"